REGD No. L.5254

فون نمبر ۴۹

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ
عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل ربوہ

روزنامہ

یوم سہ شنبہ ۱۵ ذی الحجہ ۱۳۷۸ھ

فی پرچہ ۱۲ ر

جلد ۴۸/۱۳ | ۲۳ احسان ۱۳۳۸ ہش ۲۳ جون ۱۹۵۹ء | نمبر ۱۴۶

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

کی صحت کے متعلق اطلاع

"رات نیند اچھی آئی اور اس وقت طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر ہے"

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب۔ مری

مری ۲۱ جون بوقت دس بجے صبح بذریعہ فون

کل بارہ بجے سے چار بجے تک حضور کی طبیعت بہت بے چین رہی۔ مگر اس کے بعد اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضور نے آرام فرمایا۔ اور شام تک حضور کچھ سوئے بھی جس سے طبیعت بہتر ہو گئی۔ رات نیند اچھی آئی۔ اور اس وقت طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر ہے۔

احباب جماعت حضور کی کامل شفایابی کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

خاکسار:- (ڈاکٹر) مرزا منور احمد۔ بوقت ۱۰ بجے صبح مورخہ ۲۱ جون ۱۹۵۹ء

جماعت ہائے احمدیہ کیلئے ضروری اطلاع

جامعہ احمدیہ اور ہوسٹل کی تعمیر کے سلسلہ میں جامعہ احمدیہ کے مندرجہ ذیل اساتذہ اُن جماعت ہائے احمدیہ میں جن کے نام اُن کے اسماء کے سامنے درج ہیں عطیہ یا حاصل کرنے کے لئے بھیجے جا رہے ہیں۔ امید ہے کہ متعلقہ جماعتیں جامعہ احمدیہ جیسے دینی ادارہ کی اہمیت کے پیش نظر ان سے مکمل تعاون فرما کر ممنون فرمائیں گی۔

(۱) مکرم ملک سیف الرحمن صاحب و مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف۔ اوکاڑہ۔ منٹگمری۔ ملتان۔ بالائی سندھ۔ کراچی
(۲) مکرم صاحبزادہ ابوالحسن صاحب قدسی۔ راولپنڈی۔ سرحد
(۳) مکرم مولوی ابوالمنیر صاحب۔ بہاولپور۔ مظفر گڑھ۔ ڈیرہ غازیخان۔ کوئٹہ۔ بلوچستان
(۴) مکرم حافظ مبارک احمد صاحب۔ ضلع لاہور۔ ضلع سرگودھا
(۵) مکرم حکیم محمد اسمٰعیل صاحب و مکرم حافظ شفیق احمد صاحب۔ ضلع جھنگ۔ ضلع لائل پور
(۶) مکرم اقبال احمد صاحب شاہد و مکرم چوہدری محمد صدیق صاحب۔ اضلاع گوجرانوالہ۔ سیالکوٹ۔ جہلم۔ گجرات
(۷) قریشی مقبول احمد صاحب۔ ضلع شیخوپورہ

(پرنسپل جامعہ احمدیہ ربوہ)

محترم چوہدری محمد عبد اللہ خان صاحب مرحوم کی وفات پر تعزیت کا اظہار

کنری (بذریعہ تار) مکرم ڈاکٹر احمد دین صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ حیدرآباد ڈویژن نے بذریعہ تار محترم جناب چوہدری عبد اللہ خان صاحب مرحوم امیر جماعت احمدیہ کراچی کی وفات پر جماعت احمدیہ کنری کی طرف سے دلی افسوس اور تعزیت کا اظہار کیا ہے۔ تار کا ترجمہ درج ذیل ہے۔

"محترم چوہدری عبد اللہ خان صاحب مرحوم کی وفات جماعت احمدیہ کنری کے لئے شدید صدمہ کا باعث ہوئی۔ جماعت ان کی وفات پر دلی افسوس اور تعزیت کا اظہار کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے۔" آمین

ضروری اعلان

تعلیم الاسلام کالج میں فرسٹ ایر کا داخلہ پانچ روز جاری رہنے کے بعد اب موسمی تعطیلات کی وجہ سے بند ہو چکا ہے۔ داخلہ مزید پانچ روز کے لئے لیٹ فیس کے بغیر ستمبر کے مہینے میں دوبارہ ہوگا۔ معین تاریخوں کا بذریعہ اخبار اعلان کر دیا جائیگا۔ احباب مطمئن رہیں۔

(پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

محترم خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب اور محترم چوہدری عبد اللہ خان صاحب کی وفات پر تحریک جدید کی تعزیتی قرارداد

ربوہ ۲۲ جون۔ تحریک جدید انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ نے اپنے ایک غیر معمولی اجلاس میں محترم خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب اور محترم چوہدری عبد اللہ خان صاحب کی وفات پر حسب ذیل تعزیتی قرارداد منظور کی ہے۔

"تحریک جدید انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کا یہ غیر معمولی اجلاس محترم خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب اور محترم چوہدری عبد اللہ خان صاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی کی وفات حسرت آیات پر گہرے رنج اور غم کا اظہار کرتا ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

ہر دو بزرگوں کو اللہ تعالیٰ نے سلسلہ کی خاص اور ممتاز خدمات کی توفیق عطا فرمائی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ان کی وفات کی وجہ سے پیدا شدہ خلا کو احسن طور پر پُر فرمائے۔ اور ان بزرگوں کو جنت کے اعلیٰ مقامات سے نوازے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین"

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل

روزنامہ الفضل ربوہ مورخہ ۲۳ جولائی ۱۹۵۹ء

ایمان و اسلام کی چنگاری

ایک معاصر نے دو دیہاتیوں کا ایک مراسلہ شائع کیا ہے۔ جس میں کہا گیا ہے۔ کہ کسی پیر نے فلاں مقام کے لوگوں سے یہ ظاہر کر کے بہت سا روپیہ بٹور لیا ہے۔ کہ اسکے پاس بہت سی فالتو اراضی ہے۔ جو وہ بہت تھوڑی قیمت پر دے دیگا۔ جب یہ فریب کھلا۔ تو دیہاتیوں نے کئی ایک درخواستیں پیر صاحب کے خلاف تحقیقات کے لئے دی ہیں۔ ان درخواستوں میں استدعا کی گئی ہے۔ کہ پیر صاحب کے خلاف مارشل لا کے تحت مقدمہ چلایا جائے۔ اس پر ایک دوسرا معاصر رائے زنی کرتے ہوئے رقمطراز ہے

"بلاشبہ حکومت کو اس "پیر" کے متعلق تحقیقات کر کے اسے قرار واقعی سزا دینی چاہیئے۔ مگر سوال یہ ہے کہ اس قسم کے مریدوں کے بغیر بھی کوئی پیر اس طرح دھوکا دینے میں کامیاب ہو سکتا ہے۔ اس پیر کی بنیادی اخلاقی خرابی یہ ہے کہ وہ آسانی کے ساتھ زیادہ سے زیادہ مال حاصل کرنا چاہتا ہے۔ ایماندارانہ محنت کی بجائے وہ ایک شکاری کی طرح لالچ کا "دام" پھیلاتا ہے۔ اس میں سستی زمین کا دانہ ڈالتا ہے؛

دوسری طرف ان "مریدوں" کی اخلاقی کمزوری بھی یہ نہیں کہ وہ بھی معمولی سی رقم دیکر بہت زیادہ قیمت کی زمین حاصل کرنے کے متمنی ہیں۔ اور ایماندارانہ سودا کرنے کی بجائے ایک شخص کی نیامتی سے فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں۔ اگر انہی لوگوں سے کوئی شخص چند سو روپے کسی قومی کام کے لئے طلب کرتا۔ تو وہ فوراً اپنی معذوری کا اظہار کر دیتے۔ معلوم ہوا کہ دونوں فریق شکاری تھے۔ دونوں بغیر استحقاق کے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانا چاہتے تھے۔ اس مقابلے میں ایک فریق جیت گیا۔ دوسرا ہار گیا۔ دوسرے لفظوں میں دونوں تقریباً یکساں مجرم ہیں۔ اور دونوں قابل ملامت۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ معاشرے میں دولت کی جو بھوک پیدا ہو گئی ہے۔ اسے کس طرح دور کیا جائے اور یہ اس وقت تک نہیں ہو سکتا جب تک لوگوں کے دلوں میں ایمان و اسلام کی چنگاری کو روشن نہ کیا جائے۔ اور انہیں خدا کی رزاقی اور آخرت کی جوابدہی کا شعور نہ دلایا جائے کوئی تعزیر اس خرابی کا سدباب نہ کر سکے گی"؛

جو کچھ معاصر نے فرمایا ہے یہ ہر لحاظ سے صحیح ہے۔ مگر ایک مزید سوال اس سے جو پیدا ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ

"لوگوں کے دلوں میں ایمان اور اسلام کی چنگاری کس طرح روشن کی جائے۔ اور انہیں خدا تعالےٰ کی رزاقی اور آخرت کی جوابدہی کا شعور کس طرح دلایا جائے"؟

ہمارے ملک میں خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے مسلمانوں کی حکومت ہے۔ اور تقریباً تمام ارباب حکومت مسلمان ہیں۔ پھر شاید ہی کوئی گاؤں ہوگا جس میں مسجد موجود نہ ہو۔ اور جس میں کوئی نہ کوئی امام صاحب نماز نہ پڑھاتے ہوں۔ اور گاؤں کے لوگوں کو ایمان و اسلام کی باتیں نہ سناتے ہوں۔ اس کے علاوہ تعلیمی ادارے ہیں۔ جہاں مسلمان اساتذہ مسلمان بچوں کو تعلیم دیتے ہیں۔ پھر ایسے مکاتب اور مدارس بھی ہیں۔ جہاں طلباء کو خاص کر دینی علوم پڑھائے جاتے ہیں۔ اور بہت سے اہل علم حضرات بھی ہمارے ملک میں موجود ہیں جو دین کی تبلیغ کا شوق رکھتے ہیں۔ اس کے باوجود معاصر کی یہ شکایت صحیح ہے۔ جیسا کہ اوپر کے حوالے سے ظاہر ہوتی ہے۔ کہ معاشرہ کی یہ حالت ہے کہ لوگوں کے دلوں میں ایمان و اسلام کی نہ تو چنگاری روشن ہے۔ اور نہ ان میں اللہ تعالےٰ کی رزاقی اور آخرت کی جوابدہی کا شعور موجود ہے۔

خواہ اس کی وجوہات کچھ بھی ہوں معاصر کے خیال میں یہاں معاشرہ کی ایسی ابتر حالت ہے۔ کہ تعلیم یافتہ لوگ بھی فریب میں آجاتے ہیں محض اس لئے کہ ان کے دلوں میں دولت کی بے پناہ بھوک ہے۔ پھر یہ ہمارے ہی ملک کی حالت نہیں ہے۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ آج دنیا کے تمام ممالک کی یہی حالت ہو گئی ہے۔ اور یہی ایک خرابی نہیں ہے۔ بلکہ یہ خرابی محض تباہی کے عظیم درخت کی صرف ایک شاخ ہے۔ آج صرف دولت کی بھوک ہی نہیں بلکہ ہر قسم کی بھوک پھیلی ہوئی ہے۔ بلکہ دولت کی بھوک تو صرف ایک ذریعہ ہے۔ آج اللہ تعالےٰ کے خوف اور معاد کے خیال کے علاوہ تمام انسانی جذبات آزادانہ نشوونما پا رہے ہیں۔ اور ان کی وسعتوں کی کوئی انتہا نہیں۔ لذت پرستی بڑھتی چلی جا رہی ہے۔ جتنا کوئی ملک مہذب ہوگا۔ اتنا ہی اس میں زیادہ سامان تعیش موجود ہیں اور اتنے ہی لوگ زیادہ ان میں منہمک ہو رہے ہیں۔ خواہشات کو بے پناہ آزادی دے دی گئی ہے۔ اور تمام دنیا کا معاشرہ خواہ بظاہر کتنا ہی تندرست نظر آتا ہو۔ اندر ہی اندر طرح طرح کی بیماریوں سے گھن کی طرح کھایا جا رہا ہے۔ اور ساری دنیا ہی ایک ہی رنگ میں رنگی جا رہی ہے۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے۔ کہ

لوگوں کو اس سے کس طرح محفوظ کیا جائے۔

اسلامی نقطۂ نظر سے سوال وہی ہے جو معاصر نے اٹھایا ہے کہ

"دنیا کے دلوں میں ایمان و اسلام کی چنگاری کس طرح روشن کی جائے۔ اور اسے خدا تعالیٰ کی رزاقی اور آخرت کی جوابدہی کا شعور کس طرح دلایا جائے"۔

دنیا کے ہر خطہ میں دانا لوگ یہ سوال اور اس کی اہمیت محسوس کر رہے ہیں۔ اور بار بار اس سوال کو اپنے اپنے رنگ میں اٹھا رہے ہیں۔ امریکہ، ایشیا، یورپ، افریقہ وغیرہ تمام دنیا کے ممالک میں یہ سوال کسی نہ کسی صورت میں اٹھایا جا رہا ہے اور حتی الوسع اس کے حل بھی سوچے جاتے ہیں۔ تجربے کئے جاتے ہیں۔ لیکن کوئی نسخہ کارگر نہیں ہوتا بلکہ

مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی

سوچنا چاہیئے کہ باوجودیکہ دین کی تجدید و احیاء کے لئے ساری دنیا میں تحریکیں کی جا رہی ہیں۔ پھر بھی فائدہ نہیں ہو رہا۔ آخر اس کی وجہ کیا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ان لوگوں کو جو یہ خواہش رکھتے ہیں۔ اور جو سمجھتے ہیں کہ دنیا کا علاج اللہ تعالےٰ پر ایمان اور معاد پر یقین سے ہی ہو سکتا ہے۔ اگر وہ خود اپنے دل کو ٹٹولیں تو انہیں معلوم ہوگا۔ کہ خود ان کو بھی ان باتوں میں وہ حق الیقین حاصل نہیں ہے جو فعالیت پیدا کرتا ہے۔ اور جو دنیا میں انقلاب لا سکتا ہے۔ اس لئے ان کی خواہشات کوئی اثر پیدا نہیں کر رہیں۔ اور نہ وہ تدابیر کارگر ہو رہی ہیں۔ جو لوگوں کے دلوں میں ایمان و اسلام کی چنگاری روشن کرنے کے لئے وہ سوچتے ہیں۔ جب اپنا ہی چراغ بجھا ہو۔ تو چراغ سے چراغ کس طرح روشن ہو

ہم یہ نہیں کہتے کہ ایسی خواہشات فضول ہیں اور نہ ہم یہ کہتے ہیں کہ جو تدابیر کی جاتی ہیں وہ فضول ہیں۔ بلکہ ہم یہ کہتے ہیں کہ یہ خواہشات تو بڑی مبارک ہیں۔ اور تدابیر سوچنا بھی بڑا اچھا ہے۔ مگر ہم یہ ضرور کہتے ہیں۔ کہ پیشتر اس کے کہ ہم دوسروں کے چراغوں کو روشن کرنے کے لئے نکلیں۔ پیشتر اسکے کہ ہم ایمان و اسلام کی چنگاری دوسروں کے دلوں میں لگانے چلیں۔ ہمیں پہلے اپنے دل میں تو لگانی چاہیئے۔ تجدید و احیائے دین سے پہلے اپنی تجدید و احیاء کرنی چاہیئے اس لئے سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ پہلے اپنے دل میں لو کہاں سے لگائیں۔ اپنی تجدید و احیاء کس طرح کریں

اس کا جواب یہ ہے کہ سیدنا حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تک کی دینی تاریخ کو دیکھیں اور غور سے سمجھیں تو ہمیں نظر آئے گا۔ کہ جب دنیا کی ایسی حالت ہو جاتی ہے۔ کہ تمام دلوں کے چراغ بجھ جاتے ہیں۔ اور کسی دل میں ایمان و اسلام کی چنگاری روشن نہیں ہوتی۔ تو اللہ تعالےٰ خود اپنا ہاتھ زمین کی طرف بڑھاتا ہے۔ اور ایک چراغ کو اپنے نور سے منور کرتا ہے۔ جو دوسرے چراغوں کے لئے نور کا منبع بنتا ہے۔ اور آہستہ آہستہ ہر طرف نور ہی نور پھیل جاتا ہے۔ اور وہ انقلاب برپا ہوتا ہے۔ جس کو ہم روحانی انقلاب کہتے ہیں۔ دوسرے لفظوں میں روحانی انقلاب لانے کے لئے انسانی تدابیر براہ راست کارآمد ثابت نہیں ہوئیں یہ انقلاب ہمیشہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے ہوتا ہے۔ اور جب یہ رونما ہوتا ہے۔ تو وہ لوگ جن کے دلوں میں واقعی حقیقی خواہش ہوتی ہے۔ وہ فائدہ اٹھا لیتے ہیں۔ اور جن کے دلوں میں جھوٹی خواہش ہوتی ہے۔ وہ اس انقلاب سے اور بھی پریشان ہو جاتے ہیں۔ اور اپنی عقلی تدابیر سے گتھیاں سلجھانے کی کوشش میں اس کو اور بھی الجھا لیتے ہیں۔ یہاں تک کہ وہ روحانی انقلاب کے خلاف اٹھ کھڑے ہوتے ہیں۔ اور زمانہ ثابت کر دیتا ہے کہ وہ اللہ تعالےٰ کے پرستار نہیں تھے بلکہ اپنی عقل کے پرستار تھے ؛

اسلامی عبادت یعنی نماز کی خصوصیات

(رقم فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ)

عبادت تین قسم کی ہوتی ہے (۱) عبادت مشتمل بر حرکات جسم و ذکر الٰہی جیسے نماز (۲) عبادت ذکری جیسے ذکر الٰہی۔ (۳) عبادت فکری یعنی تدبّر در صفات الٰہیہ۔ قرآن کریم نے ان سب قسموں کی عبادت کا ذکر کیا ہے۔ نماز اسلامی کچھ حرکات جسم اور کچھ اذکار پر مشتمل ہے۔ اور اسلامی نماز کو یہ فضیلت حاصل ہے کہ اس کی تمام حرکات باوقار، با غرض اور با فائدہ ہیں اور اس میں وہ تمام طریق اختیار کئے گئے ہیں جو مختلف اقوام میں اظہار ادب کے لئے استعمال ہوتے ہیں۔ ایرانی اقوام میں ہاتھ چھوڑ کر کھڑے ہو جانا اظہار ادب کی علامت ہے۔ ترکی نسل کی اقوام میں ہاتھ باندھ کر کھڑے ہو جانا اظہار ادب کی علامت ہے۔ ہندوؤں اور بعض دوسری اقوام میں جھکنا اظہار ادب کی علامت ہے ہندوستان اور افریقہ میں سجدہ کے طور پر گر جانا اظہار ادب کی علامت ہے اور یورپین اقوام گھٹنے کے بل بیٹھ جانے کو اظہار ادب کی علامت سمجھتی ہیں۔ ہندو اور سکھ اب تو الگ ہو گئے ہیں۔ پہلے وہ جب کبھی ملنے کیلئے آتے تھے تو خواہ انہیں کتنا بھی منع کرتے رہو۔ وہ پیروں پر گر جاتے تھے۔

ایک سکھ جس کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے عقیدت تھی۔ ایکدن میرے زمانہ خلافت کی ابتداء میں روتا ہوا میرے پاس آیا اور کہنے لگا۔ آپکی جماعت نے مجھ پر بڑا ظلم کیا ہے۔ میں نے سمجھا کہ شاید کوئی لڑائی ہو گئی ہے اور کسی نے مارا ہے۔ میں نے اسے تسلی دی۔ اور کہا کہ میں فوراً تحقیقات کروا کے سزا دوں گا۔ آپ مجھے بتائیں کہ ہوا کیا ہے۔ اس نے کہا میں بہشتی مقبرہ گیا تھا۔ وہاں مرزا صاحب کی قبر پر سجدہ کر رہا تھا۔ کہ احمدیوں نے پکڑ کر مجھے باہر نکال دیا۔ میں نے کہا یہ تو انہوں نے ٹھیک کیا۔ ہمارے مذہب میں یہ ناجائز ہے۔ وہ کہنے لگا۔ میرا مذہب میرے ساتھ ہے اور آپ کا مذہب آپ کے ساتھ ہے۔ میں جیسا چاہوں کروں انکا کیا حق تھا کہ مجھے روکتے۔ غرض بڑی دیر تک اسے سمجھانا پڑا اور پھر کہیں اس کا غصہ فرو ہوا۔

اسی طرح افریقہ میں اظہار عقیدت کے طور پر سب لوگ سجدہ میں گر جاتے ہیں۔ ترکوں میں میں نے دیکھا ہے کہ جب وہ مثنوی رومی پڑھتے ہیں تو ہاتھ باندھ کر کھڑے ہو جاتے ہیں۔ مغل بھی تعظیم کیلئے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر کھڑے ہو جاتے تھے ایران میں سیدھا کھڑا ہو جانا اظہار ادب کی علامت تھا۔ غرض ہر قوم میں اظہار عقیدت کی کوئی نہ کوئی علامت مقرر ہے۔ مگر نماز ایک ایسا شعار ہے جس میں اسلام نے اس قسم کے تمام آداب کو جمع کر دیا ہے۔ اس کا فائدہ یہ ہے کہ یوں تو ایک مومن کو ساری نماز میں ہی لذت آتی ہے۔ مگر جب کوئی شخص اپنے قومی شعار میں پہنچے گا تو اسے کمال لذت محسوس ہوگی۔ عیسائی تشہد کے وقت کو پسند کرتا ہے۔ کیونکہ ان میں تشہد کا رواج ہے۔ ہندوستانی کو سجدے کی حالت میں

بڑا تذلل معلوم ہوتا ہے۔ ایرانی کو ہاتھ چھوڑ کر کھڑا ہونے میں تذلل معلوم ہوتا ہے۔ یہودی کو رکوع میں بڑا تذلل معلوم ہوتا ہے۔ غرض جو قوم بھی اسلام میں داخل ہوتی ہے۔ وہ اپنی روح کی تسکین اسلامی نماز میں پاتی ہے۔ دیکھو یہ کتنی بڑی خوبی ہے۔ جو اسلام میں پائی جاتی ہے۔ اس نے بتا دیا کہ اسلام میں ساری دنیا کیلئے شامل ہوتا ہے باقی قوموں کی عبادتوں میں یہ چیز اتنے لطیف طریق پر نظر نہیں آتی۔

پھر وضو کو لے لو۔ اسلام نے نماز سے پہلے وضو مقرر کیا ہے جو ایک نہایت اہم ذریعہ عبادت کی تکمیل کا ہے۔ تجربہ سے ثابت ہوا ہے کہ جب خیالات کا اجتماع ایک چیز پر ہو جاتا ہے تو اس کے مختلف حصول سے جہاں اعصاب کے سرے ختم ہوتے ہیں۔

(Nerves ends) اسکی طاقت ضائع ہونی شروع ہو جاتی ہے۔ اور خیالات میں پراگندگی پیدا ہو جاتی ہے۔ اگر پانی کا چھینٹا دیا جائے تو اعصاب کو سکون حاصل ہو کر خیالات مجتمع ہو جاتے ہیں۔ وضو کے ذریعہ سے انتشار خیالات کو روکا گیا ہے پھر یہی نہیں کہ صرف وضو کا حکم دیا گیا ہے بلکہ نماز کے ابتداء اور انتہاء میں اللہ تعالیٰ نے نوافل بھی رکھ دئے ہیں۔ اسی طرح نماز کے بعد ذکر الٰہی کی تاکید کی ہے۔ اسطرح نہ صرف اس نے پہلے خیالات کو نماز میں پیدا ہونے سے روک دیا ہے۔ بلکہ بعد میں آنے والے خیالات کو بھی ایک وقت تک دور رکھنے کی کوشش کی ہے حقیقت یہ ہے کہ ہر کام وقت سے کچھ دیر پہلے شروع کر دیا جاتا ہے مثلاً کسی نے دس بجے کی گاڑی سے جانا ہے تو آٹھ بجے سے ہی اس کا خیال آنا شروع ہو جائے گا۔ ہم روزہ رکھتے ہیں۔ تو سورج غروب ہونے سے پندرہ بیس منٹ پہلے ہی ہم روزہ کھولنے کی تیاری شروع کر دیتے ہیں۔ یہی حال دوسرے کاموں کا ہے۔ یعنی پہلے کام کا اثر کچھ دیر تک چلا جاتا ہے۔ اور اگلا کام کچھ دیر پہلے شروع ہو جاتا ہے۔ اس لحاظ سے اگر نماز سے پہلے وضو اور بعد میں نوافل وغیرہ نہ رکھے جاتے تو آدھی نماز تو پہلے خیالات میں ضائع ہو جاتی اور آدھی دوسرے خیالات میں۔ اس نقص کے ازالہ کے لئے خدا تعالیٰ نے پہلے وضو رکھا اور فرائض سے پہلے سنتیں اور نوافل رکھ دئے۔ اسی طرح فرائض کے بعد کچھ سنتیں اور نوافل رکھ دئے۔ اس طرح نماز کو اس نے دو دیواروں کے درمیان محفوظ کر دیا۔ اگر ان تدابیر کے ہوتے ہوئے پھر بھی کسی کی نماز ضائع ہو جائے تو یہ اس کا اپنا قصور ہوگا۔ بہرحال خدا تعالیٰ نے انسان کے لئے اس بات کا موقع بہم پہنچا دیا ہے کہ وہ دنیوی خیالات سے علیحدہ ہو کر نماز ادا کر سکے اور اس نے عبادت کو شیطانی حملہ سے ہر ممکن طریق پر محفوظ کر دیا ہے۔ اسکے مقابل پر ہندو اور مسیحی عبادت گانے بجانے کا نام ہے۔ جو محض تلذذ ہے عبادت نہیں یا چند بے معنی رسموں کا نام عبادت رکھ دیا گیا ہے۔ مثلاً آگ جلائی اور اس میں تیل ڈالا۔ شعلہ نکلا اور منہ سے کوئی لفظ کہہ دیا۔ اس سے قلب کی کیا صفائی ہوگی۔ سبحان اللہ العظیم کہنے سے تو دل کی صفائی کا تعلق نظر آتا ہے مگر آگ کا شعلہ نکلنے پر سواہا کہہ دینے سے ہمیں کیا

کلمات طیبات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

نمازوں کو باقاعدہ التزام سے ادا کرو

"نمازوں کو باقاعدہ التزام سے پڑھو۔ بعض لوگ صرف ایک ہی وقت کی نماز پڑھ لیتے ہیں۔ وہ یاد رکھیں کہ نمازیں معاف نہیں ہوتیں۔ یہانتک کہ پیغمبروں تک کو معاف نہیں ہوئیں۔ ایک حدیث میں آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک نئی جماعت آئی انہوں نے نماز کی معافی چاہی آپؐ نے فرمایا کہ جس مذہب میں عمل نہیں وہ مذہب کچھ نہیں۔ اسلئے اس بات کو خوب یاد رکھو اور اللہ تعالیٰ کے احکام کے مطابق اپنے عمل کر لو۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نشانوں میں سے ایک یہ بھی نشان ہے کہ آسمان اور زمین اس کے امر سے قائم رہ سکتے ہیں۔ بعض دفعہ وہ لوگ جن کی طبائع طبیعیات کی طرف مائل ہیں کہا کرتے ہیں کہ نیچری مذہب قابل اتباع ہے کیونکہ اگر حفظ صحت کے اصولوں پر عمل نہ کیا جائے تو تقویٰ اور طہارت سے کیا فائدہ ہوگا؟ سو واضح رہے کہ اللہ تعالیٰ کے نشانوں میں سے یہ بھی ایک نشان ہے کہ بعض وقت ادویات بیکار رہ جاتی ہیں اور حفظ صحت کے اسباب بھی کسی کام نہیں آسکتے۔ نہ دوا کام آسکتی ہے نہ طبیب حاذق لیکن اگر اللہ تعالیٰ کا امر ہو تو الٹا سیدھا ہو جایا کرتا ہے۔"

(ملفوظات ص ۳۰۳)

فائدہ پہنچ سکتا ہے۔

اسی طرح زردشتی نماز سورج اور پانی کی طرف منہ کر کے پڑھی جاتی ہے۔ اور بے شک وہ چند ادعیہ پر مشتمل ہے مگر مشرکانہ رنگ پکڑ گئی ہے۔ اور یہودی نماز تو سجدہ سے ہی خالی ہے۔ پھر وہ کسی اصل پر بھی مبنی نہیں۔ غرض اسلامی نمازیں (۱) سب ارکان ادب کو شامل کیا گیا ہے (۲) اسلام نے ایک قبلہ قائم کیا ہے۔ جو اتحاد کے لئے ضروری ہے۔ دوسری قوموں میں یہ چیز نہیں پائی جاتی۔ ہم یہ مانتے ہیں کہ جہاں اجتماعی دعا ہوتی ہے۔ وہاں دوسری اقوام بھی کسی نہ کسی طرف منہ کر کے بیٹھتی ہیں لیکن انہیں یہ احساس نہیں ہوتا کہ دنیا کے سب لوگ ان کے ساتھ شریک ہو کر یہ کام کر رہے ہیں۔ لیکن مسلمانوں میں سے افریقہ والے مشرق کی طرف منہ کرتے ہیں۔ یورپ والے جنوب کی طرف منہ کرتے ہیں۔ ایران والے شمال کی طرف منہ کرتے ہیں۔ ہندوستان والے مغرب کی طرف منہ کرتے ہیں۔ اور ان کی حالت بالکل ویسی ہی ہوتی ہے جیسے ہندو لوگ ہون کے چاروں طرف بیٹھ جاتے ہیں۔ وہ سب کے سب ایک ہی سمت کی طرف منہ کر لیتے ہیں۔ خواہ دنیا کے کسی گوشہ میں رہتے ہوں۔ لیکن یہودی، عیسائی اور ہندو جدھر بھی چاہتا ہے منہ کر لیتا ہے کسی کا منہ شمال کی طرف ہوتا ہے۔ تو کسی کا جنوب کی طرف، کسی کا منہ مشرق کی طرف ہوتا ہے تو کسی کا مغرب کی طرف کسی کی کرسی ادھر مڑی ہوئی ہوتی ہے تو کسی کی ادھر۔ پادری جب عبادت کرواتا ہے۔ تو کچھ آدمی اس کے دائیں طرف ہوتے ہیں اور کچھ اس کے بائیں طرف ہوتے ہیں۔ کچھ نمائندے اور مددگار اس کے پیچھے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ کوئی پانی لئے کھڑا ہوتا ہے۔ تو کوئی شمع ہاتھ میں لئے کھڑا ہوتا ہے۔ غرض انہیں اس بات کا کوئی احساس نہیں ہوتا کہ وہ آپس میں یکجہتی اور اتحاد رکھتے ہیں لیکن ساری دنیا کے مسلمانوں میں خواہ وہ شمال میں رہتے ہوں یا جنوب میں۔ مشرق میں رہتے ہوں یا مغرب میں۔ یہ احساس پایا جاتا ہے کہ وہ ایک سمت کی طرف منہ کر کے کھڑے ہیں۔ یہ ایک بہت بڑا اتحاد کا ذریعہ ہے۔ بشرطیکہ مسلمان اس سے فائدہ اٹھائیں مگر اسکے ساتھ ہی اسلام نے یہ بھی کہہ دیا کہ قبلہ اپنی ذات میں کوئی خوبی نہیں رکھتا تاکہ شرک پیدا نہ ہو وہ فرماتا ہے للہ المشرق والمغرب فاینما تولوا فثم وجہ اللہ (بقرہ ع ۱۴) اللہ تعالیٰ کیلئے مشرق اور مغرب سب برابر ہیں۔ جدھر منہ کر کے نماز پڑھو ادھر ہی تم اللہ تعالیٰ کو پاؤ گے۔ غرض عبادت کو اسلام کمال تک اور کسی مذہب نے نہیں پہنچایا۔ اور یہ اسکی فضیلت کا ایک بہت بڑا ثبوت ہے۔

محترم خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب کا ذکر خیر

(از مکرم مولوی قمر الدین صاحب مولوی فاضل)

احباب کو حضرت خانصاحب کی وفات کا علم اخبار الفضل کے ذریعہ ہو چکا ہے۔ آنحضرتؐ کا فرمان ہے اُذکروا موتاکم بالخیر کہ اپنے سے جدا ہونیوالوں کا ذکر اچھے رنگ میں کرو۔ اس فرمان نبوی کے ماتحت میں محترم خانصاحب مرحوم کی ایک نیکی کا ذکر کرتا ہوں۔ محترم خانصاحب موصوف جب راولپنڈی میں ملازمت پر تھے تو وہاں کی جماعت کے امیر بھی تھے۔ ایک دفعہ سیکرٹری تعلیم و تربیت نے رپورٹ دی کہ جناب خانصاحب! فلاں دوست صبح کی نماز میں سست ہیں ہم نے کوشش کی ہے مگر ہمیں کامیابی نہیں ہوئی آپ ان صاحب کی اصلاح کی کوشش فرمائیں۔ خانصاحب نے اپنے سیکرٹری کی بات سن لی اور دوسرے دن بجائے سیدھے مسجد کو جانے کے ان صاحب کے مکان کے رستے تشریف لے گئے اور دروازہ کھٹکھٹایا۔ ان صاحب کو خیال بھی نہیں ہو سکتا تھا کہ امیر جماعت میرے مکان پر اس وقت آ سکتے ہیں۔ پوچھا کون صاحب ہیں؟ فرمایا فرزند علی۔ اس نے دروازہ کھولا اور دیکھا کہ خانصاحب کھڑے ہیں۔ اس نے دریافت کیا۔ خانصاحب! کس طرح تشریف لائے ہیں؟ خانصاحب نے کہا کہ بھئی نماز کیلئے چلو۔ اس نے وضوء کیا اور ساتھ ہو لیا۔ مسجد میں نماز پڑھی، درس سنا اور اپنے گھر کو چلا گیا۔ دوسرے دن پھر خانصاحب اسکے مکان پر تشریف لے گئے اس نے سمجھ لیا کہ خانصاحب ہی کل والے کام کے لئے آئے ہوں گے۔ وضوء کیا اور ساتھ ہو لیا۔ نماز پڑھی، درس سنا اور واپس گھر کو چلے گئے۔ تیسرے دن خانصاحب موصوف پھر ان کے گھر پر تشریف لے گئے وہ صاحب وضوء کر کے پہلے ہی تیار بیٹھے تھے اور خانصاحب کے آواز دینے پر ساتھ ہو لئے۔ نماز پڑھی اور درس سنا۔ اور خانصاحب موصوف کی خدمت میں عرض کیا کہ اب آپ تکلیف نہ کریں میں خود حاضر ہو جایا کرونگا۔ اسکے بعد انکی اصلاح ہو گئی اور وہ پکے نمازی بن گئے۔

اس واقعہ سے جہاں خانصاحب موصوف کی نیکی اور استقامت ظاہر ہوتی ہے وہاں یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ نیکی پر لگانے کے لئے حسن تدبیر سے کام لینا ضروری ہوتا ہے اور معمولی کوشش نہیں بلکہ راہ راست پر لانے کے لئے پوری اور انتہائی کوشش کرنی چاہیئے۔ تب کامیابی ہوتی ہے۔

ڈویژنل تعلیمی کانفرنس و نمائش میں

تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کا حصہ

پچھلے سال موسم گرما کی تعطیلات میں سیدو شریف (سوات) میں محکمہ تعلیم کی طرف سے ایک تعلیمی ورکشاپ منعقد کی گئی تھی۔ جس میں ہمارے مدرسہ کا نمائندہ بھی شامل ہوا۔ اس ورکشاپ میں آئندہ سال کے لئے بعض تعلیمی پراجیکٹ کی رائج کردہ تجاویز پر غور کیا گیا۔ اور یہ بھی فیصلہ ہوا کہ تمام مدارس جو ان تجاویز (جو اس ورکشاپ میں طے ہوئی ہیں) پر عمل کر کے اپنے کام کی رپورٹ ڈویژنل انسپکٹر کو بھجوائیں۔ یہ رپورٹیں بھجوا دی گئیں اور ملتان ڈویژن کے تمام مدارس میں سے صرف چار ایسے سکولوں کی رپورٹ منتخب کی گئی جن کا کام ڈویژنل انسپکٹر صاحب کی نگاہ میں عمدہ قرار پایا ان چار مدارس میں خدا تعالیٰ کے فضل سے ایک ہمارا بھی سکول تھا۔ چنانچہ اس سال ۱۷ جون سے ۱۰ جون تک منعقد ہونے والی ڈویژنل کانفرنس میں دیگر تین مدارس کے علاوہ ہمارے سکول کے نمائندہ کو بھی ہماری سال بھر کی مساعی کی رپورٹ پڑھنے کی دعوت دی گئی۔ اور یہ رپورٹ تعلیمی نکتہ نگاہ سے خاص مقبول ہوئی۔ اس رپورٹ کا خلاصہ قارئین کرام کے استفادے کے لئے درج ذیل ہے۔

دوران سال میں مدرسہ ہذا نے مندرجہ ذیل امور کی طرف خصوصی توجہ دی:۔

صحت جسمانی

طلبہ کی صحت جسمانی کا عرصہ زیر رپورٹ میں سب سے زیادہ خیال رکھا گیا۔ اور بچوں کے طبی معائنے۔ مناسب ٹیکوں۔ تقسیم ادویات و دودھ۔ یوم صفائی اور شہر میں بچوں کی کھیلوں کی طرف باقاعدگی سے خاطر خواہ توجہ دی گئی۔

تعلیمی معیار

مدرسہ کے تعلیمی معیار کو بلند کرنے کے لئے اساتذہ کے لئے تعلیمی افادیت کی حامل مناسب کتب اور تدریسی اعانتوں کے مہیا کرنے کے علاوہ زبانوں کی تدریس میں Direct Method کو ملحوظ رکھا گیا۔ تعلیم کو روزمرہ زندگی سے متعلق کرنے کی پوری کوشش کی جاتی رہی۔ ہر قسم کے خصوصی اور عمومی بچوں کے مسائل و مشکلات کو رفع کرنے کے لئے انفرادی توجہ دی گئی۔ جس میں بچوں کے ماحول و مسائل کو نگاہ میں رکھتے ہوئے ان کی اصلاح کی پوری پوری کوشش کی گئی۔ اور خصوصی طلبہ کی اصلاح کا باقاعدہ ریکارڈ رکھا گیا۔

مدرسہ کی لائبریری میں ۴۰۰ نئی کتب کا اضافہ کیا گیا جو بچوں کی نفسیاتی ضرورتوں کے مطابق مختلف مضامین کی کتب پر مشتمل ہیں۔ علاوہ ازیں مکرم ہیڈ ماسٹر صاحب سال بھر ہر قسم کے تعلیمی اور دیگر امور کی باقاعدگی سے نگرانی کرتے رہے۔ بچوں کے تیار کردہ نقشہ جات چارٹ۔ ماڈل اور دیگر مصنوعات کی مدرسہ میں تشریف لانے والے زائرین نے تعریف کی۔ اسی سلسلہ میں الحسی ڈویژنل تعلیمی نمائش میں ہمارے سکول نے مندرجہ ذیل میں تین اول درجہ کے انعامات حاصل کئے۔

(۱) Calico printing
(۲) Basketry
(۳) Insect Collecting

سماجی مشاغل

ہمیں اس بات کا پورا احساس ہے کہ طلبہ کی تعلیم و تربیت کے لئے بچوں کے اذہان میں صرف علم کا ٹھونسنا ہی کافی نہیں بلکہ ان کی جامع نشوونما کے لئے ان کے لئے بے شمار سماجی مشاغل کا بندوبست و اہتمام بھی از حد ضروری ہے۔ چنانچہ مدرسہ کی طرف سے تعلیمی سیاحتوں۔ والدین و اساتذہ کی کانفرنس۔ ماہرین تعلیم اور علماء کی تقاریر زبان دانی۔ سماجی خدمت۔ اسلامی ثقافت کے احیاء۔ تعلیم میں جمہوریت۔ قومی مسائل کا استعمال اور دار المطالعہ کے قیام وغیرہ کی طرف کماحقہٗ توجہ کے خوش کن نتائج سے طلبہ بہرہ ور ہوئے۔

(بقیہ صفحہ ۷ پر)

درخواست دعا

میرے چھوٹے بھائی عزیزم ملک سعید احمد جاوید کچھ عرصہ سے ٹائیفائڈ بخار میں علیل رہے ابھی کمزوری از حد ہے احباب جماعت و بزرگان سلسلہ۔ عزیز کی صحت کیلئے دعا فرمائیں۔ (ملک بشیر احمد محمد شفیع بارک مرچنٹ ٹنڈو جام ضلع حیدرآباد)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایمان افروز نصائح

از چوہدری عبدالکریم خان صاحب کاٹھ گڑھی شاہد مربی انچارج ضلع سیالکوٹ

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت مسلمانوں میں پاک تبدیلی پیدا کرنے کے لئے ہے۔ آپ کو قبول کرنے کے بعد ایک احمدی یہ ذمہ داری لیتا ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کامل اطاعت کرتے ہوئے قرآن کریم کے مطابق اپنی زندگی میں ایک انقلاب پیدا کرونگا۔ ذیل میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی چند نہایت قیمتی نصائح درج کی جاتی ہیں۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم ان پر پوری طرح عمل کریں۔ تا اللہ تعالےٰ ہم سے راضی ہو۔ اور ہمارے لئے اپنی معرفت اور قرب کی راہیں کھولے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

(۱) "چاہیئے کہ ہر ایک صبح تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے تقویٰ سے رات بسر کی۔ اور ہر ایک شام تمہارے لئے گواہی دے۔ کہ تم نے ڈرتے ڈرتے دن بسر کیا۔"

(کشتی نوح)

(۲) "پس تم سیدھے ہو جاؤ۔ اور صاف ہو جاؤ اور پاک ہو جاؤ اور کھرے ہو جاؤ اگر ایک ذرّہ تیرگی تم میں باقی ہے۔ تو وہ تمہاری ساری روشنی کو دور کر دے گی اور اگر تمہارے کسی پہلو میں تکبّر ہے یا ریا ہے یا خود پسندی ہے۔ یا کسل ہے۔ تو تم ایسی چیز نہیں جو قبول کے لائق ہو۔ ایسا نہ ہو۔ کہ تم صرف چند باتوں کو لے کر اپنے تئیں دھوکہ دو کہ جو کچھ ہم نے کرنا تھا۔ کر لیا ہے۔ ۔ ۔ ۔

. . . .

. . . .

. . . . کیونکہ خدا چاہتا ہے۔ کہ تمہاری ہستی پر پورا پورا انقلاب آوے اور وہ تم سے ایک موت مانگتا ہے۔ جس سے وہ تمہیں زندہ کرے گا۔"

قرآن کو عزت دینے والے آسمان پر عزت پائینگے

(۳) "اور تمہارے لئے ایک ضروری تعلیم یہ ہے کہ قرآن شریف کو مہجور کی طرح نہ چھوڑ دو۔ کہ تمہاری اسی میں زندگی ہے۔ جو لوگ قرآن کو عزت دیں گے۔ وہ آسمان پر عزت پائیں گے۔"

آسمان پر کس وقت میری جماعت شمار کئے جاؤگے

(۴) "سو اے وے تمام لوگو! جو اپنے تئیں میری جماعت میں شمار کرتے ہو۔ آسمان پر تم اس وقت میری جماعت شمار کئے جاؤ گے جب سچ مچ تقویٰ کی راہوں پر قدم مارو گے۔ سو اپنی پنجوقتہ نمازوں کو ایسے خوف اور حضور سے ادا کرو کہ گویا تم خدا تعالےٰ کو دیکھتے ہو۔ اور اپنے روزوں کو خدا کے لئے صدق کے ساتھ پورے کرو۔ ہر ایک جو زکوٰۃ کے لائق ہے وہ زکوٰۃ دے اور جس پر حج فرض ہو چکا ہے۔ اور کوئی مانع نہیں وہ حج کرے۔ نیکی کو سنوار کر ادا کرو۔ اور بدی کو بیزار ہو کر ترک کرو۔"

تم خدا کی آخری جماعت ہو

(۵) "تم خدا کی آخری جماعت ہو۔ سو وہ عمل نیک دکھلاؤ جو اپنے کمال میں انتہائی درجہ پر ہو۔ ہر ایک جو تم میں سست ہو جائے گا۔ وہ ایک گندی چیز کی طرح جماعت سے باہر پھینک دیا جائے گا۔ اور حسرت سے مرے گا۔ اور خدا کا کچھ نہ بگاڑ سکے گا۔"

(کشتی نوح)

(۶) "انسان میں ایک تبدیلی ہو۔ نیا دل ہو۔ نئی روح ہو۔ اسلئے میری ہمیشہ یہ آرزو ہے کہ ہماری جماعت ایسی ہی ہو کہ خواہ وہ جوان ہو یا بڈھے اپنے اندر ایک ایسی تبدیلی پیدا کریں۔ کہ گویا ایک نئی دنیا کے انسان ہوں۔ اور جب وہ جماعت ایسی حالت پر پہنچے گی۔ تو ہر فوق العادت ترقی ہوگی۔ پس ہر ایک تم میں سے نیا انسان بننے کی کوشش کرے۔"

الحکم بحوالہ ٹریکٹ "مقصد زندگی و احکام ربّانی"

مبارک ہے وہ شخص جو مامور زمانہ کی باتوں پر عمل کر کے خدا تعالےٰ کا قرب حاصل کرتا ہے۔ اور دائمی راحت و سکون کی جنت میں جا داخل ہوتا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کیلئے

مختلف مقامات پر اجتماعی دعائیں اور صدقات

نورنگر

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے لئے شروع سے ہی جماعت احمدیہ نورنگر فادم (سندھ) بلاناغہ اجتماعی دعا کر رہی ہے۔ جمعہ کے روز نماز تہجد میں اجتماعی دعا کی گئی۔ ایک بکرا صدقہ کیا گیا۔ اور کچھ نقدی غربا میں تقسیم کی گئی۔ ہر جمعہ کے روز خاص طور پر دعا کی جاتی ہے

جماعت میں تقریباً روزانہ پرسوز دعا کرنے کے لئے تحریک کی جاتی ہے۔ اخبار سے حضور کی صحت کی اطلاع بھی پڑھ کر سنائی جاتی ہے۔

فضل الرحمٰن سیکرٹری اصلاح و ارشاد جماعت احمدیہ نورنگر

باڈہ گھر مشرقی پاکستان

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و شفایابی کے لئے جماعت کے تمام افراد انفرادی اور اجتماعی دعائیں کرتے ہیں۔ صدقہ کے طور پر ایک بکرا ذبح کر کے محتاجوں میں تقسیم کیا گیا۔ اسی طرح نقدی بھی تقسیم کی گئی۔

(غلام احمد پریذیڈنٹ باڈہ گھر برہمن بڑیہ مشرقی پاکستان)

ملتان

ہماری جماعت احمدیہ ملتان کی طرف سے حضرت امیر المومنین کی صحت کے لئے دو بکرے صدقہ کئے جا چکے ہیں۔ نیز کچھ روپے غربا میں تقسیم کئے گئے اور مبلغ ۱۰/- روپے آج ۵/۶ کو صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب کی خدمت میں برائے ہسپتال بھیج دئے گئے ہیں۔ حضور کی صحت کے لئے جماعت انفرادی اور اجتماعی طور پر دعائیں کر رہی ہے۔

(عبدالرحمٰن امیر جماعت احمدیہ ملتان)

لبنہ سی پی (بھارت)

جماعت احمدیہ لبنہ نے سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ کی صحت کے لئے انفرادی اور اجتماعی دعاؤں کے سلسلہ کے علاوہ ایک بکرا بھی بطور صدقہ قربانی دیا ہے۔ دو رکعت نفل با جماعت پڑھ کر حضور کے لئے لمبی دعائیں بھی کی گئیں

سید صمصام الدین احمد مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ مقیم لبنہ۔ سی۔ پی (بھارت)

لوہان

حضور اقدس خلیفۃ المسیح ثانی کی بیماری کے متعلق خبر سنتے ہی جماعت احمدیہ لوہان نے بوقت ظہر تمام احباب اور مستورات سمیت اجتماعی طور سے ملکر درد دل سے دعا کی۔ اور کچھ غلہ بطور صدقہ غربا میں تقسیم کیا گیا ۱۲/۱۳/- روپے فضل عمر ہسپتال بنام ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ارسال کئے۔

رشید احمد سلیم واقف زندگی ساکن لوہان تحصیل نارووال ضلع سیالکوٹ

چک ۳۵ جنوبی سرگودہا

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی المصلح الموعود ایدہ الودود کی صحت کے لئے دعائیں کی جاتی ہیں۔ اور صدقہ و خیرات بھی کیا جاتا ہے۔ نیز ایک دنبہ بھی ذبح کر کے گوشت غربا میں تقسیم کیا گیا۔

ہدایت اللہ عفی اللہ عنہ
پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک ۳۵ جنوبی سرگودہا

مردان

مجلس خدام الاحمدیہ مردان حضور پرنور کی صحت کامل اور درازی عمر کے لئے انفرادی اور اجتماعی دعاؤں میں مشغول ہے۔ بعد از نماز جمعہ مجلس خدام الاحمدیہ مردان کے زیر اہتمام ممبران خدام الاحمدیہ۔ انصار۔ اطفال اور لجنات سب نے مل کر اجتماعی طور پر حضرت اقدس کی صحت و سلامتی کے لئے دعا کی۔ اور اسی وقت دو بکرے صدقہ دئے گئے۔ پھر ہر نماز میں التزام کے ساتھ دعائیں کی جاتی رہیں۔ اور کی جا رہی ہیں۔ کل بروز ہفتہ پھر اجتماعی دعا کے ساتھ تین بکرے صدقہ دئے گئے۔

منیر احمد خان احمدی
سکرٹری جنرل مجلس خدام الاحمدیہ مردان

زندہ وہی ہیں جو کہ خدا کے قریب ہیں
مقبول بن کے اس کے عزیز و حبیب ہیں
ناپاک زندگی ہے وہ جو دوری میں کٹ گئی
دیوار خشک زہد کی آخر کو پھٹ گئی

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے

محترم خانصاحب مولوی فرزند علی خانصاحبؓ
اور
محترم چوہدری عبد اللہ خانصاحبؓ

کی وفات پر اساتذہ و طلبہ تعلیم الاسلام ہائی سکول کی تعزیتی قراردادیں

مؤرخہ ۱۰ جون کو تعلیم الاسلام ہائی سکول کے اساتذہ و طلباء کی ایک خاص اجلاس میں مندرجہ ذیل قراردادیں بالاتفاق منظور ہوئیں۔

(۱) "یہ اجلاس محترم خانصاحب فرزند علی خانصاحب کی وفات پر گہرے افسوس کا اظہار کرتا ہے۔ خانصاحب موصوف سلسلہ احمدیہ کے نہایت درجہ فدائی اور خدمت گذار تھے۔ انہوں نے سلسلہ کے متعدد عہدوں پر قائم رہ کر جماعت کی عظیم خدمت سرانجام دی ہے۔ وہ صحیح معنوں میں فنا فی اللہ کے مقام پر تھے۔ مرحوم سکول ہذا کے لئے بہت ہمدرد دل رکھتے تھے اور اس کے معاملات میں دلچسپی لیتے تھے۔ خدا تعالےٰ سے دعا ہے کہ وہ خانصاحب مرحوم کو اپنے قرب میں خاص جگہ دے۔ اور ہمیں ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق دے۔ اللّٰہم آمین۔

(۲) یہ اجلاس مکرم و محترم چوہدری عبد اللہ خانصاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی کی وفات پر رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔ جماعت کے ایک ممتاز رکن ہونے کے علاوہ چوہدری صاحب موصوف اس سکول کے اولڈ بوائے بھی تھے۔ آپ نے جس انتھک مساعی سے جماعت احمدیہ کراچی کی تنظیم کی وہ مثالی حیثیت رکھتی ہے۔ آپ نوجوان طبقہ کو جماعت کے نظام میں منسلک رکھنے اور ان سے کام لینے کا خاص ملکہ رکھتے تھے۔ اللہ تعالےٰ سے دعا ہے کہ وہ ہم سب میں آپ کی سی فدائیت اور شیدائیت پیدا کرے۔ سکول ہذا کے جملہ ممبران چوہدری صاحب کے پسماندگان سے دلی ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ خدا تعالےٰ محترم چوہدری صاحب کو غریق رحمت کرے اور ان کو درجہ خاص کے مقبولین میں شامل کرے۔ آمین۔

(سعد اللہ خاں سیکرٹری تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ)

اطفال الاحمدیہ کیلئے ضروری اعلان

کتاب سیرت حضرت مسیح موعودؑ کا امتحان ۵ جولائی کو ہوگا

جملہ مجالس اطفال الاحمدیہ کو بذریعہ اعلان ہذا اطلاع دی جاتی ہے کہ اطفال الاحمدیہ کا امتحان کتاب سیرت مسیح موعودؑ مصنفہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ ۵ جولائی ۱۹۵۹ء بروز اتوار ہوگا۔ جن مجالس کی طرف سے ابھی امتحان میں شمولیت کی اطلاع نہیں آئی براہ کرم فوری طور پر اطلاع دیں کہ ان مجالس کی طرف سے کتنے اطفال امتحان میں شامل ہو رہے ہیں۔ تا مرکز سے سوالات کے پرچے بھجوائے جا سکیں۔ یہ اطلاعات ۲۸ جون تک دفتر کو بھجوا دی جائیں۔ اس امتحان میں اول۔ دوم۔ اور سوم آنے والے اطفال کو انعامات بھی دیئے جائیں گے۔

(مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

اعلان

ایک دیرینہ رقم کے متعلق مولوی عنایت اللہ صاحب قادیانی آف حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ کی درخواست بخلاف میاں عبد اللطیف صاحب و ممتاز احمد صاحب ٹھیکیداران محلہ آف کمالیہ ضلع لائلپور کے سلسلہ میں مرافعہ اول نے اکتوبر ۵۸ء میں فیصلہ کیا کہ مولوی صاحب موصوف فریق ثانی مبلغ ۹/۳/۱۲۸۴ روپے بشرح ۴۰ روپے ماہانہ قسط سے ادا کریں۔ پہلی قسط نومبر ۵۸ء میں ادا ہو۔ فریق ثانی کو اس فیصلہ کی اطلاع دینے میں کامیابی نہیں ہوسکی۔ اس لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ فریق ثانی فیصلہ کی تعمیل کریں۔ میعاد اپیل پندرہ یوم ہے۔ نیز فریق ثانی اپنے مکمل اور درست پتے سے اطلاع دیں۔ ورنہ سمجھا جائے گا کہ وہ ارادتاً معاملہ میں صفائی کی راہ اختیار نہیں کر رہے۔ (ناظم دار القضاء ربوہ)

غرباء کیلئے غلہ کا انتظام اور انصار اللہ کا فرض

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی تحریکات اپنے اندر ایک دوامی رنگ رکھتی ہیں۔ اور ان کی تعمیل جماعت کے لئے ہمیشہ موجب صد برکات رہی ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی ایسی تحریکات میں سے ایک تحریک ۲۲ مئی ۱۹۴۲ء کی ہے۔ حضور نے تحریک فرمائی کہ "جن لوگوں کے دلوں میں خدا تعالےٰ کا خوف ہے کھڑے ہو جائیں اور غرباء کے لئے غلہ بطور چندہ دیں۔" اس تحریک کی تفصیل بیان کرتے ہوئے حضور نے ارشاد فرمایا:

"دوستوں کو چاہیئے کہ وہ زکوٰۃ کے رنگ میں اپنے غلہ میں سے غرباء کے لئے غلہ نکالیں۔ زکوٰۃ چالیسویں حصہ کی ہوتی ہے۔ پس اگر کسی نے دس من غلہ لیا ہو۔ تو وہ اس میں سے دس سیر غلہ غرباء کے لئے نکالے۔ اور دس سیر غلہ کا بوجھ قطعاً ایسا نہیں جو کسی کے لئے ناقابل برداشت ہو۔ بلکہ میں تو سمجھتا ہوں کہ اگر عورتیں خشکے میں ہی احتیاط سے کام لیں تو دس سیر غلہ کی کمی کو وہ پورا کر سکتی ہیں۔ ہمارے ملک میں عورتیں خشکے پر بہت سا آٹا ضائع کر دیتی ہیں۔ پہلے آٹے کے پیڑے پر کافی خشکہ لگاتی ہیں۔ پھر اس کو جھاڑتی ہیں۔ اور جب روٹی پک جاتی ہے تو ایک دفعہ پھر اس پر سے خشکہ جھاڑتی ہیں۔ اگر عورتیں خشکہ میں احتیاط سے کام لیں تو دس سیر غلہ کی کمی وہ آسانی سے پوری کر سکتی ہیں۔ لیکن فرض کرو اگر کوئی عورت خشکے میں یہ کمی نہیں نکال سکتی تو پھر بھی اس کے نتیجہ میں اگر کسی دن تکلیف پہنچ جائے تو اس میں کیا حرج ہے۔ چالیسویں حصہ کے حساب سے چالیس دنوں کے بعد ایک دن فاقہ بنتا ہے۔ اور یہ کوئی بڑی قربانی نہیں۔ اگر کوئی شخص انتالیس دن آپ روٹی کھاتا ہے اور ایک دن اپنے غریب بھائی کو کھلا دیتا ہے۔ تو یہ ایک ادنیٰ سے ادنیٰ قربانی ہے جو وہ کر سکتا ہے۔" (الفضل ۲۳ مئی ۱۹۴۲ء)

پھر فرمایا:

"مومنوں کے متعلق قرآن کریم میں یہ بات بیان کی گئی ہے کہ وہ بھوک اور تنگی کے وقت غرباء کو اپنے نفس پر ترجیح دیتے ہیں۔ درحقیقت ایمان کے لحاظ سے یہی مقام ہے جس کے حاصل کرنے کی ہر مومن کو کوشش کرنی چاہیئے۔ مگر موجودہ زمانہ میں ہمیں وہ نمونہ دکھانے کا موقع نہیں ملا جو صحابہ نے مدینہ میں دکھایا ہے۔ اس لئے ہمیں کم از کم اس موقع پر غرباء کی مدد کر کے اپنے فرض کو ادا کرنا چاہیئے جو اسلام کی طرف سے ہم پر عائد کیا گیا ہے۔"

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے جہاں قادیان کے غرباء کے لئے غلہ کی تحریک فرمائی وہاں پر یہ بھی فرمایا:-

"پھر میں باہر کی جماعتوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ اگر مقامی طور پر ان جماعتوں میں غریب احمدی ہوں تو وہ ان کا بھی خیال رکھیں۔ صرف یہی نہیں کہ قادیان کے غرباء کا خیال رکھا جائے۔ بلکہ ہر جگہ کے غرباء کا مقامی جماعتیں خیال رکھیں اور جو لوگ اپنے لئے غلہ جمع نہیں کر سکتے۔ ان کے لئے کچھ حصہ اپنے غلہ میں سے الگ کر دیں تاکہ وہ ان ایام میں اطمینان کے ساتھ روٹی کھا سکیں۔"

امسال شعبہ خدمت خلق انصار اللہ مرکزیہ احباب کے سامنے حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی یہ تحریک رکھنے کی سعادت حاصل کر رہا ہے۔ جملہ مجلس انصار اللہ کو ان مقامات پر جہاں راشننگ نہیں اپنے اراکین اور دیگر احباب جماعت کو تحریک کرنی چاہیئے کہ وہ ان ایام میں جب ہمارے آقا بیمار ہیں۔ اس خدمت خلق کے کام کی طرف متوجہ ہوں کہ یہ خدا تعالےٰ کے فضل کو جذب کرنے کا ذریعہ ہوگا۔ چاہیئے کہ مجالس انصار اللہ امیر اور غریب کے درمیان واسطہ کا کام دیں۔ اور ربوہ اور باہر ہر جگہ اپنے غرباء کے لئے گندم کا مناسب انتظام کریں اور اپنی کارگذاری سے شعبہ ہذا کو مطلع فرمائیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(قائد خدمت خلق انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

درخواست دعا

میں اور میرے بھائی بعض امور میں پریشان ہیں۔ نیز ہم مالی مشکلات سے دوچار ہیں۔ احباب جماعت سے مشکلات کے دور ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

(محمد عیسیٰ چک ۴۳ جنوبی۔ ضلع سرگودھا)

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۵۲۹۹: میں رسول بی بی زوجہ حکیم جلال الدین قوم وڑائچ پیشہ خانہ داری عمر ۲ سال تاریخ بیعت ۱۹۵۷ء ساکن گنیا نوالہ چک نمبر ۲۱ ڈاکخانہ خاص ضلع شیخوپورہ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸/۱۱/۵۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے حق مہر ۲۵۰/- روپے جو کہ میں اپنے خاوند سے وصول کر چکی ہوں۔ مصبوعات زیور۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر اسکے بعد کوئی جائداد اور پیدا کروں۔ اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہوگی۔ اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔ راقم الحروف حکیم جلال الدین خاوند موصیہ ۲۸/۱۱/۵۸۔

الامۃ: نشان انگوٹھا رسول بی بی

گواہ شد: محمد ابراہیم خلیل انسپکٹر تحریک جدید حلقہ شیخوپورہ ۲۸/۱۱/۵۸

گواہ شد: حکیم جلال الدین خاوند موصیہ

نمبر ۱۵۳۰۳: میں عبدالکریم احمدی ولد علی احمد احمدی قوم جہال پیشہ ضعیف العمر عمر ۸۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۴ء ساکن فتح پور ڈاکخانہ فتح پور ضلع گجرات صوبہ پنجاب مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷/۳/۵۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں

میری جائداد اراضی غیر منقولہ حسب ذیل ہے۔ غیر منقولہ اراضی جائداد کل ساڑھے دس بیگھے واقع فتح پور گجرات جس کی قیمت اس وقت فی بیگھہ ۵۰۰/- روپیہ ہے۔ اس طرح کل ۵۲۵۰/- روپیہ بنتے ہیں۔ اس میں سے سات بیگھے زمین مبلغ ۱۴۰۰/- روپے میں گروی ہے۔ باقی رقم مبلغ ۳۸۵۰/- روپے بنتی ہے۔ ایک رہائشی مکان خام جو سات مرلے جگہ میں واقع ہے۔ جس کی قیمت مبلغ سات سو روپے بنتی ہے۔ کل میزان ۴۵۵۰/- روپے ہوتی ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کروں گا۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر اس کے علاوہ اور جائداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اور میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ثابت ہوگی۔ اسکے بھی ۱/۱۰ حصے کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ الرقم منظور احمد شاد پسر موصی۔

العبد: عبدالکریم ولد علی احمد

گواہ شد: محمد عالم پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ فتح پور۔ تحصیل و ضلع گجرات

گواہ شد: سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا دفتر وصیت۔ ربوہ ۱۷/۳/۵۹

نمبر ۱۵۳۰۴: میں منظور احمد شاد ولد میاں عبدالکریم صاحب قوم جہال پیشہ ملازمت عمر چھبیس سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن فتح پور ڈاکخانہ فتح پور ضلع گجرات صوبہ مغربی پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷/۳/۵۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت منقولہ و غیر منقولہ کوئی جائداد نہیں ہے۔ میری آمد بذریعہ ملازمت یکصد روپیہ ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ اگر اسکے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز ربوہ کو کروں گا۔ اور اس جائداد پر یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میرا متروکہ ثابت ہو۔ اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ الرقوم منظور احمد شاد ابن میاں عبدالکریم صاحب

العبد: منظور احمد شاد ابن میاں عبدالکریم بمقام فتح پور۔ تحصیل و ضلع گجرات

گواہ شد: محمد عالم پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ۔ فتح پور۔ تحصیل و ضلع گجرات

گواہ شد: سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا کارکن دفتر وصیت

نمبر ۱۵۳۲۶: میں صداقت ثریا بنت چوہدری محمد شفیع قوم زمیندار پیشہ خانہ داری عمر ۱۹ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادر آباد ڈاکخانہ چوبارہ ضلع سیالکوٹ صوبہ پنجاب مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹/۴/۵۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے دو عدد انگوٹھیاں طلائی وزن ۲ ماشے قیمت ۸۵/- روپے۔ ایک عدد بندے طلائی وزن ایک تولہ قیمت ۱۱۰/- روپے۔ نقد ایک صد روپیہ۔ اس کے ۱/۵ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ہوگی اس کے ۱/۵ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔

الامۃ صداقت ثریا موضع قادر آباد ڈاکخانہ چوبارہ تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ

گواہ شد: رشید احمد بقلم خود

گواہ شد: صوفی علی محمد اصحابی موصی موضع ککھکھاں والی

گواہ شد: غضنفر حمید برادر حقیقی موصیہ بقلم خود

نمبر ۱۵۳۶۲: میں محمد نواز ولد ملک محمود قوم کھوکھر پیشہ کاشتکاری عمر ۴۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن مجوکہ۔ ڈاکخانہ نہنگ۔ ضلع شاہ پور۔ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۴/۳/۵۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری موجودہ جائیداد اراضی زرعی واقع مجوکہ ۱۴ بیگھے چاہی و سیلابی جس کی موجودہ قیمت ۲۸۰۰/- روپے ہے۔ مکان میرا ملکیت نہیں ہے مندرجہ جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا ہوں۔ نیز میرے مرنے کے بعد جو بھی جائیداد ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ پر یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میرا گزارہ اسی جائیداد کی آمد پر ہے۔

العبد محمد نواز بقلم خود پریذیڈنٹ جماعت مجوکہ ڈاکخانہ نہنگ۔ ضلع شاہ پور سرگودھا۔

گواہ شد نادر محمد ولد اللہ داد کھوکھر ساکن مجوکہ ضلع سرگودھا

گواہ شد۔ اللہ داد ولد ملک محمود قوم کھوکھر ساکن مجوکہ ضلع سرگودھا۔

ڈویژنل تعلیمی کانفرنس و نمائش

(بقیہ صفحہ ۴)

ہمارے مدرسہ میں چوہدری محمد ظفراللہ خاں صاحب نائب صدر عالمی عدالت ہیگ۔ قاضی محمد اسلم صاحب صدر شعبہ فلسفہ کراچی یونیورسٹی اور دیگر ممتاز حضرات نے بچوں سے خطاب فرمایا اس کے علاوہ بے شمار ممتاز افراد نے ہمارے سکول کا معائنہ بھی کیا۔

بچوں میں ہاتھ سے کام کرنے کے لئے ان کو پینٹنگ ڈرائنگ۔ ٹوکری وغیرہ بنانے اور دیگر اشیاء تیار کرنے کے مواقع فراہم کئے گئے۔

سماجی خدمت کا جذبہ پیدا کرنے کے لئے شہر میں مہمانوں کی تواضع۔ اجلاسوں کے انعقاد۔ نماز جنازہ میں شرکت اور یوم وقار عمل منانے سے بچوں میں اپنے ہاتھ سے کام کرنے اور سماجی خدمت کرنے کی تربیت دی گئی۔

بچوں کو حکومت خود اختیاری کی تربیت دینے کے پیش نظر مختلف مجالس طلبہ کے زیر انتظام منعقد کروائی جاتی رہیں اور مدرسہ میں حسب ضرورت ان سے مشورے بھی لئے گئے۔ بچوں کی اصلاحی کمیٹیوں کا انتظام بھی بعض حالات میں طلباء کے ہاتھ میں رہا۔ طلباء کی یونین کا قیام اس سلسلہ کی اہم کڑی ہے۔

بچوں میں جماعت احمدیہ کی طرف سے مہیا شدہ تمام تعلیمی مواقع سے حسب حال استفادہ کیا گیا۔ چنانچہ بچے جماعت کی طرف سے انتظام کردہ درس القرآن۔ درس حدیث کی مجالس میں باقاعدگی سے شرکت کرتے رہے۔ ہمارے مدرسہ کی پاک تعلیمی فضا کا ہی یہ اثر ہے کہ بیرونی ممالک کے طلبہ بھی ہمارے ہاں وقتاً دینی تعلیم کے حصول کے لئے آتے ہیں۔

شہر میں منعقد ہونے والی نمائش بھی مدرسہ کے بچوں کو اساتذہ کی نگرانی میں دکھلائی گئی۔

بچوں میں زائد مطالعہ کے شوق کو پیدا کرنے کے لئے ان کے دارالمطالعہ میں ان کے لئے ان کی نفسیاتی ضروریات کے مطابق رسائل و جرائد اخبار و کتب فراہم کئے جاتے رہے۔

(اسسٹنٹ سیکرٹری تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ)

عزیزہ قدسیہ بیگم بنت چوہدری محمد عظیم صاحب باجوہ وفات پا گئیں

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

نہایت افسوس سے لکھا جاتا ہے کہ مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ وکیل الزراعت تحریک جدید اور مکرم چوہدری شریف احمد صاحب باجوہ نائب امیر جماعت احمدیہ لائلپور کی بھانجی عزیزہ قدسیہ بیگم بنت مکرم چوہدری محمد عظیم صاحب باجوہ ریٹائرڈ تحصیلدار مورخہ ۲۰ و ۲۱ جون ۱۹۵۹ء کی درمیانی شب دو بجے کے قریب ڈیڑھ ماہ کی علالت کے بعد میو ہسپتال لاہور میں وفات پا گئیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ ان کا جنازہ ۲۱ر جون کو ربوہ لایا گیا۔ امیر مقامی حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے نماز عصر کے بعد احاطہ مسجد مبارک میں نماز جنازہ پڑھائی۔ جس میں لاہور، لائلپور اور ربوہ کے مقامی احباب بہت کثیر تعداد میں شامل ہوئے۔ حضرت میاں صاحب موصوف نے جنازہ کو دور تک کندھا بھی دیا۔ صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کے ناظر و وکلاء حضرات، کارکنان اور دیگر حضرات بہت کثیر تعداد میں جنازہ کے ہمراہ مقبرہ بہشتی تک گئے۔ تدفین کے بعد مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے دعا کرائی۔ مرحومہ کی عمر قریباً ۲۲ سال تھی۔ اور وہ لڑکیوں کے گورنمنٹ کالج لائلپور میں سیکنڈ ایر میں تعلیم پا رہی تھیں۔ ذہین اور ہونہار ہونے کے علاوہ مرحومہ بہت نیک، نمازوں کی پابند اور دین کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی عادی تھیں۔ تبلیغ کا بہت شوق تھا۔ لجنہ اماء اللہ لائلپور میں عہدہ دار بھی رہیں اور آخر تک لجنہ کی ایک سرگرم کارکن کی حیثیت سے مقدور بھر خدمت بجا لاتی رہیں۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور ان کے والد مکرم چوہدری محمد عظیم صاحب باجوہ اور دیگر اعزاء کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے آمین اللھم آمین۔

مشرقی پاکستان کے چار دریاؤں میں طغیانی آ گئی

سلہٹ، میمن سنگھ، رنگ پور اور بوگرا کا وسیع رقبہ زیر آب

ڈھاکہ ۲۲ر جون۔ مشرقی پاکستان کے چار بڑے دریاؤں برہم پترا۔ جمنا۔ ٹیسٹا اور سرما میں طغیانی سے سلہٹ۔ رنگ پور، بوگرا اور میمن سنگھ کے اضلاع کے وسیع علاقے زیر آب آ گئے ہیں سب سے زیادہ نقصان ضلع سلہٹ میں ہوا ہے۔

آج شام جو اطلاعات ڈھاکہ موصول ہوئی ہیں۔ ان کے مطابق سلہٹ کے ضلع میں ان دریاؤں کی طغیانی شدید نوعیت کی ہے۔ اور یہاں کئی دیہات زیر آب آ گئے ہیں۔ ان دیہات سے پانی میں گھرے ہوئے باشندوں کو نکال کر محفوظ مقامات پر پہنچایا جا رہا ہے

انہی اطلاعات میں مزید بتایا گیا ہے۔ کہ سیلاب کے زور سے سلہٹ شہر کی دو سڑکیں عیدگاہ روڈ اور ہسپتال روڈ بہہ گئی ہیں۔ نیز سیلاب سے گلاب گنج بینی بازار۔ فنچو گنج البوانہ اور بالا گنج کے تھانوں کے علاقے بھی متاثر ہوئے ہیں۔ حبیب گنج سب ڈویژن کے کچھ علاقے بھی سیلاب سے متاثر ہوتے ہیں۔ لیکن پانی کی سطح گر رہی ہے۔

مغربی جرمنی کا صنعتی وفد کراچی پہنچ گیا

سترہ کروڑ مارک کے قرضہ کی تفصیلات طے کی جائیں گی!

کراچی ۲۲ر جون۔ مغربی جرمنی نے پاکستان کو صنعتی ترقی کے لئے سترہ کروڑ مارک قرض دینے کا جو اعلان کیا ہے۔ اس کی تفصیلات طے کرنے کے لئے مغربی جرمنی کے پانچ فنکاروں، صنعت کاروں اور تجارتی نمائندوں کا وفد کل کراچی پہنچ گیا ہے۔

جرمن ماہرین کے اس وفد کی قیادت ڈاکٹر رولف ای لرکے کر رہے ہیں۔ جرمن ماہرین کل صبح کراچی پہنچے۔ یہ اصحاب پاکستان کے حکام سے بات چیت کر کے سترہ کروڑ مارک کے قرضے کی تفصیلات طے کریں گے۔ یہ قرضہ مغربی جرمنی کی حکومت نے پاکستان کو اس مقصد سے دینا طے کیا ہے کہ اس سے پاکستان اپنے قومی اہمیت کے منصوبے مکمل کر سکے۔

اس وفد میں یہ اصحاب شامل ہیں۔ مغربی جرمنی کے محکمہ ریلوے کے ڈاکٹر کرٹ، ڈاکٹر ٹنگمان، بجلی کے منصوبے کے انجینئر ڈاکٹر شتنگو، دوا سازی کے انجینئر ڈاکٹر موسن اور ڈاکٹر والرٹ۔

جرمنی کے صنعتی وفد کے قائد مسٹر رولف ای لرکے نے کل ایک بیان میں کہا "ہم حکومت پاکستان سے ان منصوبوں پر بات چیت کریں گے جنہیں جرمن قرضے سے پایہ تکمیل تک پہنچانا مقصود ہے۔" آپ نے یہ توقع ظاہر کی کہ بڑے قلیل عرصہ میں قطعی اور ٹھوس نتائج بر آمد ہو سکیں گے۔ مسٹر لرکے نے کہا "میں ڈاکٹر ولیم فوک کے ہمراہ گزشتہ دسمبر میں یہاں آیا تھا۔ اب میں یہ معلوم کرنے کا خواہاں ہوں کہ دسمبر کے بعد پاکستان میں کیا ہوا۔"

مسٹر لرکے نے کہا "گزشتہ کئی مہینوں سے پاکستان میں ادائیگیوں کی پوزیشن بہت بہتر ہو چکی ہے۔ ملک کے محفوظ ذخائر میں اضافہ ہوا ہے اور نیویارک مارکیٹ میں پاکستانی روپے کی قیمت سرکاری شرح کے قریب پہنچ گئی ہے۔۔۔۔"

اطفال الاحمدیہ کیلئے ضروری اعلان

جملہ مجالس اطفال الاحمدیہ کو بذریعہ اعلان ہذا اطلاع دی جاتی ہے کہ اطفال الاحمدیہ کا امتحان کتاب سیرت مسیح موعودؑ مصنفہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ ۵ جولائی ۱۹۵۹ء بروز اتوار ہو گا۔ اس امتحان میں اول دوم اور سوم آنے والے اطفال کو انعامات بھی دئے جائیں گے

(مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)